سوال

(269) میت کے سلسلے میں چند بدعات اور ان کا رد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ میت کو غسل دینے کے بعد یا میت کو گھر سے جنازہ گاہ (جہاں میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے) کی طرف لے جانے کے بعد حلوہ تقسیم کرتے ہیں جسے قبر کا توشہ کہا جاتا ہے۔ اس (حلوے) توشے کی شرعی حثیت کیا ہے؟ دلیل سے بیان کریں (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس (حلوے) توشے کا ثبوت قرآن وحدیث میں قطعاً نہیں ہے اور نہ سلف صالحین سے یہ عمل ثابت ہے لہذا یہ بدعت ہے۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وکل بدعۃ ضلالۃ)) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (صحیح مسلم: 867/2005)

مشہور تبع سنت صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کل بدعۃ ضلالۃ وان راٰھا الناس حسنا "ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے حسن (اچھا ہی) سمجھتے ہوں۔ (السنۃ للمروزی: 86 وسندہ صحیح)

میت کے گھر والوں پر غم وپریشانی آئی ہوئی ہے اور انھیں اس رسم پر مجبور کیا جارہا ہے کہ لوگوں کا منہ میٹھا کرنے کےلیے (حلوہ) توشہ پکا کر کھلائیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اردگرد کے لوگ کھانا پکا کر میت کے گھر واوں کو کھلاتے۔ جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ((اصنعوا لال جعفر طعاما ٗ فانہ قد اتاہم امر یشغلہم))

آل جعفر (جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں) کےلیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان پر ایسی بات آگئی ہے جس نے انھیں مشغول کردیا ہے۔

(سنن ابی داؤد: 3132 مسند الحمیدی بتحقیقی: 537 وسندہ حسن وصححہ الترمذی: 998 والحاکم 1/372 والذہبی)

شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ شیخ محمد البرکویؒ کی کتاب جلاء القلوب (77) سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کا اہل میت کی طرف سے کھانا کھانے کی دعوت قبول کرنا بدعت ہے، دیکھیے احکام الجنائزوبدعہا (ص256 فقرہ: 113)

دوحہ قطر کے قاضی شیخ احمد بن حجر البوطامی فرماتے ہیں: "میت کے گھر والوں اور متعلقین کا تعزیت وسوگ کےلیے مجلس منعقد کرنا اور تعزیت وسوگ کےلیے مجلس منعقد کرنا اور

تعزیت کےلیے آنے والوں کے واسطے تین دنوں تک کھانا تیار کرنا بدعت ہے ۔ بعض لوگ یہ بتدعانہ کام ایک ہفتہ تک کرتے ہیں اور یہ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں ، مثلاً بہت جانور ذبح کرتے ہیں اورانواع واقسام کے کھانے بناتے ہیں اور لوگ مختلف اطراف وجوانب سے آتے اور کھاتے ہیں ، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میت کے ورثاء چھوٹے یتیم بچے ہوتے ہیں پھر بھی لوگ ان کے اموال کو اس کام میں خرچ کرڈالتے ہیں ،اس کے حرام ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے ، کیونکہ ی یتیموں کا مال زور زبردستی اور جور وظم کے ساتھ کھاجانے کے مترادف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ : اِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا جولوگ یتیموں کا مال ظلماً کھاجاتے ہیں بے شک وہ لوگ اپنی پیٹ میں جہنم کی آگ کھارہے ہیں ۔ (النساء : 10)

یہاں تک کہ وہ متاخرین بھی جوبہت سے بدعات کوحسنہ قراردیئے ہوئے ہیں اس فعل کو "بدعت ضالہ "کہتے ہیں کیونکہ اس میں سنت کی مخالفت پائی جاتی ہے ۔ اس لیے کہ سنت یہ ہے کہ میت کے گھر والوں کےلیے ان کے پڑوسی لوگ کھانا تیارکریں ، اور کھلائیں جیساکہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((اصنعوالال جعفر طعاما)) جعفر (جوجنگ موتہ میں شہید ہوگئےتھے) کی اولاد اور گھر والوں کےلیے کھانا تیارکرو ۔ (عام کتب حدث)

دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرنا اسراف وفضول خرچی ہے ،تیسری بات یہ ہے کہ اس میں باطل وناحق (طریقے سے) لوگوں کا مال کھالیا جاتا ہے کیونکہ میت کے ورثاء کبھی کبھی فقراء ہوتے ہیں یا یتیم بچے ہوتے ہیں کبھی کبھی یہ لوگ قرض لے کر کھلانے پلانے والا یہ قبیح وشنیع کام دوسرے لوگوں کے ڈر سے کرتے ہیں ،"(بدعات اوران کا شرعی پوسٹ مارٹم ص 675-676)

خلاصہ یہ کہ مسئولہ بالا عمل جائز نہیں بلکہ بدعت سیئہ ہے ۔

تنبیہ : فتاویٰ سمرقندی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

اے مومنو!قرآن کومردوں کی نجات کا وسیلہ بناؤ توحلقہ بنالواور کہو : اے اللہ!اس میت کوقرآن مجید کی حرمت سے بخش دے ۔ الخ

اس روایت کی سند مردود ہے ۔ اس میں عباس بن سفیان راوی نامعلوم ہے ۔ اگر اس سے کتاب الثقات لابن حبان والا مجہول الحال راوی مرادلیا جائے تو ابواللیث سمرقندی کی اس سے ملاقات ثابت نہیں ہے اوراگر یہ کوئی دوسرا مجہول شخص ہے تو اس کی اسماعیل بن ابراہیم عرف سے ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ (26/ نومبر 2007) (الحدیث : 45)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز۔صفحہ 507

محدث فتویٰ